(1)

SANA ANUM
Westridge Batch#156

DATE:

اسلامیات

DAY:

سوال نمبر 03۔ اسلام انسانی بالخصوص خواتین ...

تعارف: اللہ تعالیٰ نے نا صرف انسان کو اپنی مخلوق کے طور پر تخلیق کیا بلکہ اسکو اپنے ہاں عزت اور شرف سے بھی نوازا۔ انسان اللہ کی محبوب ترین تخلیق ہے جسکا تذکرہ قرآن میں یوں ملتا ہے۔

"ہم نے بیشک انسان کو عزت بخشی اور خشکی اور تری میں اسے سوار کیا۔ انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا کیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی۔"

یوں تو اللہ نے تمام انسانوں کو یکساں برتری سے نوازا مگر انسانی معاشروں کا ایک بڑا حصہ جو کہ خواتین پر مشتمل تھا کمتر سمجھا جانے لگا اور بدسلوکی اور ظلم کا شکار بننے لگا۔ ان حالات کے پیش نظر اللہ نے نبی کے ذریعے عورتوں کے مقام کی اہمیت کو اجاگر کیا اور ان کو معاشرے میں خاص مقام اور حقوق دلوائے جس کی مثال کسی اور مہذب معاشرے کی تاریخ میں نہیں ملتی

2- قبل از اسلام - سماج میں عورتوں کا احوال:

جزیرہ عرب میں اسلام کی آمد سے قبل عورتوں سے غیر انسانی سلوک روا رکھا جاتا تھا۔ بیٹی کی پیدائش کو باعث شرمندگی سمجھا جاتا اور انہیں زندہ درگور کر دیا جاتا۔ اس منظر کی تصویر کشی قرآن کریم میں یوں ملتی ہے:

"اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اسکا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غم سے بھر جاتا ہے اور لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے۔ اس بری خبر کی وجہ سے جو اسے دی گئی۔ کیا وہ اسے ذلت کے ساتھ زندہ رکھے یا مٹی میں دبا دے۔ سن لو! کیا ہی برا فیصلہ ہے جو یہ کرتے ہیں۔"

(القرآن)

DATE:________ DAY:________

زمانہ اس قدر پستی کا شکار تھا کہ عورت کو مال و جائیداد یا روزمرہ سامان کی طرح سمجھا جاتا اور اس سے اسکا انسانی وقار چھین لیا گیا۔
بیٹے باپ کے انتقال کے بعد اسکی بیویوں کو وراثت اور سامان کی طرح تقسیم کر لیتے۔

3۔ عورت کا مقام جو اسلام نے عطا کیا:

ظلم کے سیاہ بادل چھٹ گئے اور سرزمین عرب پر اسلام کا سورج طلوع ہوا۔ اسلام کے ذریعے اللہ نے عورت کو اسکا وقار اور انسان ہونے کے ناطے عزت واپس لوٹائی اور اسکا اہتمام کیا۔

ا۔ مرد و عورت کی اللہ کے نزدیک برابری:

قرآن حکیم میں اللہ نے یہ واضح کر دیا کہ اللہ کی نظر میں مرد و عورت میں کوئی تقسیم نہیں۔ اعمال، افعال، کردار عبادات اور انکا اجر دونوں کے لیے ایک جیسا ہے اور کسی ایک جنس کو اس میں دوسرے پر امتیاز حاصل نہیں۔

"اور ہم نے ان دونوں کی دعا قبول کر لی۔ اللہ کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کرتا چاہیے وہ مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے سے ہی ہو۔"
(القرآن)

مزید فرمایا:

"بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں سچے مرد اور سچی عورتیں صابر مرد اور صابر عورتیں عاجز مرد اور عاجز عورتیں صدقہ دینے والے مرد اور عورتیں، روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی

DATE: DAY:

عفت والی عورتیں، اپنی عصمت کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں
اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور عورتیں۔
اللہ نے ان کے لیے بڑا اجر اور مغفرت تیار کر رکھی ہے۔"
(القرآن)

یعنی ہر ایک کو اسکے عمل کا ایک جیسا ہی بدلا ملے گا
اور مردوں کو کسی طرح بھی برتری نہیں دی گئی جیسے
کہ زمانۂ جاہلیت میں روایت تھی۔
نیک عمل عورت کا ہو یا مرد کا دونوں کو ایک جیسا صلہ دیا
جائے گا اور کوئی فرق نہ رکھا جائے گا۔

ماں کے کردار کو عزت بخشنا:

اسلام نے عورت کو بطور ماں معاشرے اور خاندان میں
ایک اونچا مقام دلوایا۔ اور اس سے حسنِ سلوک کی
بار بار تاکید کی۔ آپ ﷺ کے پاس ایک شخص نے آکر دریافت
کیا:
"میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ کون حقدار ہے؟
آپ ﷺ نے جواب دیا
"تمہاری ماں"
اس نے کہا اس کے بعد۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا
"تمہاری ماں"
تیسری بار دریافت کرنے پر بھی حضور ﷺ نے یہی جواب دیا۔
اس شخص نے چوتھی مرتبہ پوچھا۔ جس پر آنحضور ﷺ نے
کہا: "تمہارا باپ"
(الحدیث)

یعنی انسان کے حسنِ سلوک کی پہلی حقدار ایک عورت
یعنی ماں ٹھہرائی گئی۔

DATE:______ DAY:______

۱۱- بیویوں کے ساتھ بہترین برتاؤ کا حکم:

زمانۂ جاہلیت میں بیویوں کو انسان تک نہ سمجھا جاتا تھا۔ اس سوچ کو اسلام نے جڑ سے اکھاڑا اور رسول ﷺ نے اہلِ ایمان کو بارہا عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرنے کی ہدایت کی۔

خطبہ حجۃ الوداع پر فرمایا:

"اے لوگو! عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔" (الحدیث)

آپ ﷺ نے اپنے اسوہ کے ذریعے اپنی بیویوں سے بہترین رویے رکھنے کی مثال پیش کی اور تاکید کی:

"تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بہتر ہو۔ اور میں اپنی بیویوں کے ساتھ سب سے بہتر ہوں۔"

حضور ﷺ نے اس طرح تمام امت کے مردوں کے لیے قابلِ عمل نمونہ پیش کیا۔

۱۲- بیٹیوں کے ساتھ محبت و شفقت کی تعلیم:

ماضی میں جہاں بیٹیوں کی پیدائش کو باعثِ ندامت سمجھا گیا وہاں اسلام نے بیٹیوں کو والد کی بخشش اور نجات کا ذریعہ بنا دیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے ساتھ صبر کرے۔ انہیں کھلائے، پلائے اور کپڑے کا انتظام کرے تو قیامت کے دن وہ جہنم کے سامنے اس کے لیے ڈھال بن جائیں گی۔"

حضور ﷺ اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ سے بے حد محبت اور شفقت کا رویہ رکھتے۔ ان کے تشریف لانے پر

اپنی نشست سے اٹھ کھڑے ہوتے، ماتھے پر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

4۔ مقامِ زن کو حقوق کے ذریعے مستحکم کرنا:

۷۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق:

اسلام چونکہ کامل اور عالمگیر دین ہے اور ہر فرد کے حقوق کا خیال رکھتا ہے۔ اس ضمن میں اسلام نے عورتوں کو بھی حقوق عطا کیے جنکو پورا کرنا لازم قرار پایا۔ ان میں زندگی کا حق، وراثت کا حق، مرضی سے نکاح، مال اور تجارت، خلع، تعلیم، بنیادی ضروریات کی فراہمی کے حقوق شامل ہیں۔ جو بھی عورتوں کو ان حقوق سے محروم کرے گا وہ دنیا میں انکا اور آخرت میں خدا کا مجرم ٹھہرے گا۔

حاصلِ کلام:

اسلام انسانی زندگی کو مقدم قرار دیتا اور اور انسانی حقوق کا علمبردار دین ہے۔ اس نے معاشرے کے ایک کم تر سمجھے جانے والے طبقے یعنی عورت کو ایک باعزت مقام دلوایا اور اس پر محل درآمد یقینی بنانے کے لیے عورتوں کے حقوق کے بارے میں بھی تعلیم اور آگاہی دی۔ آج عملی طور پر ان حقوق کو عورتوں کی طرف لوٹایا جائے تو ایک متناسب اور حسین معاشرہ وجود میں آسکتا ہے۔

DATE: DAY:

سوال نمبر 6۔

اسلام میں ریاست کی سماجی ذمہ داریوں کی وضاحت کریں۔۔۔۔۔۔۔

1- تعارف:

اسلامی ریاست امانت اور خلافت کے تصور پر قائم ہوتی ہے جہاں حکمران اللہ کا نائب سمجھا جاتا ہے اور اسکا کام اللہ کے قانون کو نافذ کرنا اور اپنے عہدے کو اللہ کی امانت سمجھتے ہوئے عوامی فلاح و بہبود اور اسلام کی سربلندی و حفاظت کے لیے استعمال میں لانا ہے۔

اسلام کیلئے لفظ "دین" استعمال ہوتا ہے یعنی یہ عبادات و عقائد کے ساتھ انسان کی زندگی کے انفرادی و اجتماعی ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسی طرح سماجی اور معاشرتی نظام کے لیے بھی اسلام نے اصول اور قاعدے مقرر کیے ہیں جنکا عملی مظاہرہ ہمیں دورِ نبوی میں ریاستِ مدینہ اور خلفائے راشدین کے طرزِ حکومت میں دکھائی دیتا ہے۔

2- اسلام میں ریاست کی سماجی ذمہ داریاں:

i- انصاف کو یقینی بنانا:

ایک مستحکم ریاست کے قیام کے لیے انصاف کا نظام بے حد اہمیت رکھتا ہے۔ اسلام ایک ایسے نظام انصاف کی تاکید کرتا ہے جہاں کسی قسم کی سماجی تفریق جیسے رنگ نسل، زبان، مذہب، انصاف کے آڑے نا آئے۔

DATE:

DAY:

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

"کسی قوم کی نفرت تمہیں اس بات پر مجبور نہ کر دے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو۔ اور یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے..."

(القرآن)

اللہ نے حضورؐ کو باقاعدہ اور امتِ محمدیہ کو بالواسطہ یہ حکم دیا:

"جب ان کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے کام لو۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"

(القرآن)

ii۔ مساوات پر قائم سماجی نظام:

اسلامی سماجی نظام مساوات پر قائم ہونا چاہیے جہاں مختلف طبقات، رنگ و نسل اور مذاہب کے افراد میں فرق نہ رکھا جائے۔ حقوق کی ترسیل سب کیلئے یکساں ہوں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک عورت اور مرد سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں بانٹ دیا تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان کرو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے..."

(القرآن)

iii۔ فلاح و بہبود کا فروغ:

ریاست کیلئے ضروری ہے کہ اپنے وسائل کو رفاعِ عامہ اور وسیع تر فلاح و بہبود کے کاموں میں صرف کرے۔ اس کے ساتھ سماجی برائیوں کے قلع قمع کرنے کے لیے بھی اپنی طاقت کا استعمال کرے۔ اس ضمن میں حضورؐ کی حدیث ملاحظہ کریں:

DATE: ____________ DAY: ____________

"تم اگر کسی برائی کو دیکھو تو ہاتھ سے اسکو بدل دو، اگر یہ ممکن نہیں تو زبان سے اسکو بدلو۔ اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو دل میں اسے برا جانو اور یہ ایمان کا کم ترین درجہ ہے"

(الحدیث)

لہٰذا ریاست جو کہ اختیار اور وسائل رکھتی ہے اسے سماجی برائیوں کو عوامی فلاح میں بدلنے کیلئے عملی اقدامات لینے چاہیے۔

۱۷- احتساب کا نظام:

اسلامی ریاست ایک مربوط نظام احتساب کو فروغ دیتی ہے۔ جہاں ایک عام آدمی سے لیکر حکومتی عہدیدار بھی اپنے اعمال پر جوابدہ ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا:

"تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور اس سے اسکی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حاکم عوام کا ذمہ دار اور اسکے بارے میں جوابدہ ہوگا۔ آدمی اپنے خاندان کا ذمہ دار اور اسکے بارے میں جوابدہ ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر اور بچوں کی ذمہ دار اور انکے بارے میں جوابدہ ہوگی اور غلام اپنے مالک کے مال کا ذمہ دار اور اسکے بارے میں جوابدہ ہوگا۔ سن لو! تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور اس سے اسکی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

خلافتِ راشدہ میں اسی احتساب کو منظم کرنے کیلئے "حسبہ" اور "دیوان المظالم" (محتسب) کے ادارے بھی قائم کیے گئے۔

۷۔ اخوت کا پیکر سماجی نظام:

ریاست کو ایسی ذمہ داری کے تحت ایسا سماجی ماحول قائم کرنا چاہیے جو لوگوں کو جوڑے اور ہم آہنگی پیدا کرے نہ کہ انہیں تقسیم کرے:

قرآن حکیم کی آیت کے مطابق:

"مومن تو آپس میں بھائی ہیں۔ پس اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرواو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"
(القرآن)

آپ نے مدینہ ہجرت کے بعد جو اسلامی ریاست قائم کی اسکی بنیاد انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخات پر رکھی جس نے امت کو وحدت میں پرو دیا۔

3۔ اسلامی معاشرتی نظام اور جدید تہذیب کے مسائل کا حل:

i۔ جدید مسائل ۔ معاشرے اور تہذیب پر اثرات:

موجودہ تہذیب اسلامی سماجی نظم و ضبط کو فراموش کر کے آج انتشار اور بد امنی کا منظر پیش کرتی ہے۔ اس میں درج ذیل مسائل عام ہیں:

i۔ لا قانونیت
ii۔ اقربا پروری
iii۔ نا انصافی
iv۔ مذہبی و لسانی جھگڑے
v۔ غربت اور جرائم کا عام ہونا

ii- مسائل کا حل - اسلامی سماجی نظام :

جب اسلامی تعلیمات کے مطابق ریاست میں انصاف، مساوات، اخوت کا بول بالا ہو گا تو ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے پلنے والے مسائل ختم ہو جائیں گے۔
اسی طرح جب عوامی فلاح و بہبود پر کام کیا جائے گا تو غربت اور جرائم میں کمی واقع ہو گی۔
جب احتساب کا نظام مضبوط ہو گا تو شفافیت پروان چڑھے گی۔ اور کرپٹ افراد کو یہ نظام خود ہی رد کر دے گا۔

حاصلِ کلام :

اسلام وہ کامل دین ہے جسکی تعلیمات ایک سماج کو اجتماعی طور پر ترتیب دینے میں مدد دیتی ہیں۔ اور اسلامی ریاست کیلئے اصول وضع کرتی ہیں۔
جب ریاستی اہلکار ان اصولوں کے مطابق ذمہ داری پوری کرتے ہیں تو تہذیبی مسائل اور معاشرتی برائیاں نہ صرف ختم ہوتی ہیں بلکہ ایک پر امن، مستحکم اور ترقی کی راہ پر گامزن معاشرہ اور سماج وجود میں آتا ہے۔

سوال نمبر 2 :

جواب

تعارف : نماز اسلام کا دوسرا ستون ہے۔ اسلام میں نماز کو بہت اہمیت دی گئی ہے اور قرآن مجید میں صلوٰۃ قائم کرنے کا حکم بار بار آیا ہے:

اقامت صلوٰۃ/نماز قائم کرنے سے مراد ہے کہ دن میں 5 مرتبہ وقت کی پابندی کے ساتھ باجماعت اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کیا جائے۔ اس سے انسان دن میں پانچ مرتبہ خدا کے سامنے حاضر ہو کر تعلق مضبوط کرتا ہے۔ صلوٰۃ قائم کرنے سے انسان کے دل کو سکون، ڈھارس اور تقویت ملتی ہے۔ نماز کے بے شمار روحانی، اخلاقی اور سماجی فوائد بھی ہیں۔

تعریف

معنی : اردو، فارسی ← "نماز" فارسی لفظ اور ایران میں اسلام کی آمد سے قبل جسمانی عبادت کیلئے استعمال ہوتا تھا۔

عربی ← "صلوٰۃ" یہ معنی لفظ ہے۔ معنی دعا، مغفرت، رحمت، درود۔ اس میں یہ ساری باتیں آجاتی۔ نماز کی نسبت موزوں "صلوٰۃ لفظ" ہے۔

مفہوم : شرعی اصطلاح میں اس سے مراد اللہ کی طرف بڑھنا، دعا کرنا اور قرب حاصل کرنا۔ یہ اسلام کی وہ مخصوص عبادت ہے جو حضورﷺ نے مخصوص ہیئت کے ساتھ خود ادا کی اور امت کو سکھائی۔

صلوٰۃ قیام، رکوع، سجود، تشہد، تسبیح، ثناء، قرأت اور دعا وغیرہ پر مشتمل۔

فرضیت : ہر عاقل، بالغ مسلمان پر فرض ہے اور پہلی امتوں پر بھی فرض رہی

قرآن و حدیث میں تاکید/اہمیت:

مومنین کی صفات کا ذکر — نماز کا امر و انعام

آیات

- وَ اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا مِنَ المشرکین [الروم: 31]
  اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔
- حفظو علی الصلوٰت — تم نمازوں کی نگہداشت کرو۔ [البقرہ: 238]
- "(جنتی مجرموں سے سوال کریں گے) تمہیں کس چیز نے دوزخ میں داخل کیا؟ وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے۔ [المدثر 42-43]
- پس ان نمازیوں کیلئے ہلاکت ہے۔ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ [الماعون 4-5]
- ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر۔ بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی [العنکبوت: 45]

احادیث

- اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّین۔ مَن تَرَکَھَا فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْن:
  نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے اسے ترک کیا اس نے دین کو گرا دیا۔
- جس نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کیا اس نے کفر کیا۔
- جس دین میں نماز نہیں اس میں کوئی بھلائی نہیں۔
- قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کے بارے میں باز پرس ہوگی۔
- کسی شخص اور اس کے کفر و شرک کے درمیان فرق، نماز کو ترک کرنا ہے۔

نماز کے روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات

روحانی اثرات

1- **ربطِ الٰہی کا ذریعہ**: نماز کا ایک اخلاقی اثر یہ ہے کہ اس کی اقامت/ قائم کرنے سے اللہ تعالیٰ کی یاد کی شمع روشن رہتی ہے اور کائنات کے حقیقی خالق و مالک کے ساتھ رابطہ استوار ہوجاتا ہے۔ انسان 5 وقت اللہ کے حضور عبادت اور دعا کرتے ہوئے اس سے ہم کلام ہوتا ہے۔ حدیث: "یقیناً تم میں سے جب کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو گویا اپنے رب سے چپکے چپکے باتیں کرتا ہے۔"

2- **برائیوں سے اجتناب**: انسان جب پورے شعور کے ساتھ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ کے ساتھ اپنے عہد کی تجدید کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی سے اجتناب کرے گا۔ دن میں متعدد بار اللہ کے حضور پیش ہونے کا تصور اسے نفس اور شیطان کے اکسانے پر برائیوں اور بے حیائی کے کاموں کا ارتکاب کرنے سے روک لیتا ہے۔

ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء و المنکر (العنکبوت 45)

"بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔"

3. گناہوں سے نجات / باعثِ مغفرت :

نماز گناہوں کو مٹاتی ہے۔ انسان کے نیکیوں کا پلڑا گناہوں کے مقابلے میں وزنی کر دیتی ہے۔ اور اس طرح اخروی زندگی میں مغفرت کے حصول کا ذریعہ بنتی ہے۔

" دن کے دونوں سروں اور رات کی چند ساعت میں نماز پڑھو۔ بیشک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والے کیلئے۔"

ایک مرتبہ حضور نے درخت کی ایک خشک ڈالی کو ہلایا جس سے پتے جھڑنے لگے اور قریب موجود حضرت سلمان فارسی سے فرمایا

"جب ایک مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پانچ نمازیں پڑھتا ہے تو اسکے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے یہ پتے۔"

4. روحانی غذا : دنیا کے کاموں، آرام یا مشاغل کے معاملے دوران جسمانی غذا کے ساتھ ساتھ روحانی غذا بھی ضروری ہوتی ہے جو کہ بذریعہ نماز ملتی ہے۔

دنیاوی ضروریات: کاروبار، زندگی اور خواہشات کے ہجوم کے باوجود وہ روحانی طور پر خدا کی ذات کے ساتھ منسلک رہتا ہے۔

5. مشکل کشا : نماز اللہ تعالیٰ کی رحمت کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا سب سے موثر ذریعہ ہے۔ آپ کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی آپ کو کوئی اہم معاملہ پیش ہوا آپ نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے۔ مثلاً بارش کی دعا کیلئے آپ نماز پڑھ کر بدست دعا ہوئے۔ غزوہ بدر اور غزوہ احزاب کے معرکوں میں آپ نے نماز ہی کے ذریعے پروردگار کی مدد چاہی۔

" صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"
[البقرہ: 153]

"اور صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔ بیشک نماز گراں ہے مگر ان کے لیے نہیں جو دل سے اس طرف جھکتے ہیں۔" [البقرہ: 45]

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

7. **کائنات کی فطرت** : غور و فکر کرنے پر یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ کائنات کی ہر شے سورج چاند ستارے پہاڑ چرند پرند سیارے وغیرہ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں اور اس کے سامنے سجدہ ریز رہتے ہیں اور اسکے حکم کی تعمیل میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔

"کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں وہ سب جو آسمان و زمین میں ہیں اور (فضاؤں میں) پر پھیلائے ہوئے پرندے بھی۔ ہر ایک اپنی نماز اور تسبیح کو جانتا ہے اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ اس سے پوری طرح واقف ہے۔" [النور : 41]

چنانچہ انسان جب نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو پورے عالم کی طرف سے تسبیح و سجود کی دعوت پر لبیک کہتا ہے۔ اور اس خدا کے سامنے جھکتا اور سجدہ ریز ہوتا ہے جس نے اسے تخلیق کیا۔

اخلاقی اثرات

1. **تعمیر سیرت** : نماز انسان کی سیرت کو اس ڈھنگ پر تیار کرتی ہے جو اسلامی زندگی بسر کرنے کیلئے ضروری ہے۔ نماز کا ارادہ کرنے کے ساتھ ہی روح کی تربیت اور اسلامی سیرت کی تعمیر کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ نماز کی ادائیگی میں ہر حرکت، قول اور فعل اس طور پر رکھا گیا ہے کہ انسان کی سیرت اسلام کے ڈھانچے میں ڈھلتی چلی جاتی ہے۔

"اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔" [الروم : 31]

2. **ضبطِ نفس** : نماز انسان میں ضبطِ نفس پیدا کرتی ہے۔ نماز میں اوقات کی پابندی، طہارت کی شرائط اور جسمانی حرکات کا جوڑ اسی لیے لگایا گیا ہے تاکہ انسان اپنے نفس پر پوری طرح قابو یافتہ رہے۔ اور اسے اپنے قوتِ ارادی کے تحت چلانے میں کامیاب ہو جائے۔ نفس انسان کو ہر وقت کسی نہ کسی مشغولیت، نفع نقصان لطف و لذت اور معاملات میں الجھائے رکھتا ہے۔ لیکن اس سب میں نماز انسان

کی قوت ارادی کو متحرک کرتی ہے اور نماز کی ادائیگی کرنے سے خواہشات نفس
کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ اور ایسی قوت پیدا ہوتی ہے کہ انسان اپنے علم وارادے سے مطابق
انہیں تبدیل کر سکے۔
قرآن میں بتایا گیا ہے کہ نماز چھوڑ کر آدمی نفس کا پیروی کر کے گمراہ ہو جاتا ہے۔
"پھر ان کے بعد ایسے ناخلف لوگ آئے جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور خواہشات
کی پیروی اختیار کرلی لہٰذا عنقریب وہ گمراہی میں مبتلا ہوں گے۔" [مریم 59]

3. **فرض شناسی کا جذبہ**: مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ ہر قدم پر خدا کے احکام کو
بجا لائے لہٰذا فرض شناسی اسکی طبیعت کا لازمی جز ہونا چاہیے۔ اس سلسلے میں
تنظیم، تربیت اور آزمائش کی ضرورت ہے جو کہ روزانہ دن میں 5 وقت پورے آداب
کے ساتھ نماز ادا کر کے حاصل کی جا سکتی ہے۔ اور انسان اس کے ذریعے اپنے فرض کی
ادائیگی کیلئے کوشاں رہتا ہے۔
"... بیشک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔" [النساء 103]

4. **پاکیزگی و طہارت**: عبادات کی ادائیگی کیلئے ضروری ہے کہ انسان کا جسم
لباس اور جگہ پاک صاف ہو۔ اور اسطرح نماز عبادت کے ساتھ ساتھ
روحانی و جسمانی پاکیزگی کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔
وضو کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی اور وضو اور نماز کے ذریعے طہارت اور
پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔
"اے ایمان والو! جب نماز کی طرف کھڑے ہونے لگو تو اپنے چہروں کو اور
اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھو لو اور سر کا مسح کرو اور پاؤں ٹخنوں تک دھو لو..."
[المائدہ: 6]
حدیث: ~~نماز کی چابی طہارت ہے~~، اور "وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔"

۔ صحت مندی (انفرادی اثر) :

جو پنجگانہ نماز ادا کرتا ہے اس کے جسمانی اعضاء حرکت میں رہنے کی وجہ سے صحت مند رہتے ہیں اور سستی اور کاہلی اس کے نزدیک نہیں بھٹکتی اور وہ چاق و چوبند رہتا ہے۔

سماجی اثرات

1۔ باہمی دکھ اور خوشیوں میں شرکت / معاشرتی میل جول اور ربط

باجماعت نماز کا ایک اثر یہ ہے کہ وہ کسی کمیونٹی سنٹر سے بڑھ کر ایک دوسرے تعلق رکھنے اور دکھ درد بانٹنے کا ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعے نمازی ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہوتے ہیں اور دکھ درد اور خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں۔ اور کسی مشکل میں پھنسے نمازی کے مسائل کا مل کر حل تلاش کرتے ہیں۔

2- **باہمی مساوات کا مظاہرہ:** جب نمازی کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوتے ہیں تو امیر و غریب، اعلیٰ و ادنیٰ، جوان و ضعیف اور حاکم و محکوم کی تمیز ختم ہو جاتی ہے اور سب ایک امت کی طرح اللہ کے حضور صف ادا ہوتے ہیں۔

3۔ فکری ہم آہنگی اور باہم سیکھنا :

اجتماعاتِ نماز کے موقع پر ہونے والی گفتگو، درس یا خطبہ فکری طور پر افراد کو قریب لاتے ہیں۔ دینی معلومات میں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ فکری اختلافات کا خاتمہ کرتے ہیں۔ امت کی فکری سمت متعین کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں افراد کو دینی مسائل اور امت کی اجتماعی سوچ سے جڑنے کا موقع ملتا ہے۔

4۔ منظم قوم کا قیام :
نماز کے 5 مخصوص اوقات مسلمان کو زندگی میں وقت کی پابندی کا عادی بناتے ہیں۔ اجتماعی نماز میں صف بندی، امام کی پیروی، ترتیب اور صف بندی افراد میں نظم و ضبط، قاعدے اور اجتماعیت کا شعور پیدا کرتا ہے۔ یہ اوصاف نہ صرف انفرادی کردار سنوارتے ہیں بلکہ ایک منظم قوم کے قیام کے لیے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔

5۔ فلاحی و رفاہی نظام کی بنیاد :

مساجد صرف عبادت کی جگہیں نہیں بلکہ معاشرے کے محروم طبقوں کی پہچان اور انکی مدد کا مرکز بھی بنتی ہیں۔ امام یا نمازیوں کے ذریعے ایسے مستحقین کی نشاندہی ممکن ہوتی ہے جنھیں زکوٰۃ، صدقات یا عطیات کی ضرورت ہو یوں ایک مضبوط فلاحی نیٹ ورک قائم ہوتا ہے / کی بنیاد قائم ہوتی ہے۔

6۔ (عالمی امت کا شعور) وحدتِ امت کا مظہر :

نماز صرف ایک مقامی عبادت سے بڑھ کر امتِ مسلمہ کی عالمی وحدت کا مظہر بھی ہے خصوصاً حج یا دیگر عالمی اجتماعات میں لاکھوں افراد ایک ہی وقت میں ایک ہی انداز میں نماز پڑھتے ہیں تو یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان ایک امت ہیں، ہمارے مسائل، منزل قبلہ، کتاب اور دین ایک ہے۔ اس شعور سے قومیت، زبان اور علاقائی تعصبات کے بجائے امت کا نظریہ مضبوط ہوتا ہے۔

7۔ قیادت اور اطاعتِ امیر کا تصور :
باجماعت نماز میں امام کی اطاعت اور ہدایات کی پیروی افراد کو قیادت کے اصول، اطاعتِ امیر اور ادب و آداب سے آشنا کرتی ہے۔ یہ طرزِ عمل ایک منظم قوم کیلئے ضروری ہے جہاں قیادت کا احترام اور اجتماعی فیصلوں کو اپنایا جائے۔